

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ولیمہ میں کھانا پکانے کی کیا حد ہے اور اس میں اسراف کرنے کا کیا حکم؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ولیمہ سنت ہے اور شرعاً اس کی ترغیب دلائی گئی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل بھی ہے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شادی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے فرمایا "اولم ولویشة" ولیمہ کرو خواہ ایک بخری کے ساتھ ہی۔ (بخاری 5167۔ کتاب النکاح باب الولیمہ ولویشة مسلم 1427۔ کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وغا تم حدید الوداؤد 2109۔ کتاب النکاح باب تقلید المہر ترمذی 1094۔ کتاب النکاح باب ماجاء الولیمہ ابن ماجہ فی ولیمہ ابن ماجہ 1907 کتاب النکاح باب الولیمہ نسائی 119/6۔ مؤطا 545/2)

حسب حال اور حسب ضرورت اس کی مقدار میں کسی پیشی ہوگی۔ اس کی کم از کم مقدار کی بھی کوئی حد نہیں کیونکہ یہ ثابت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ما رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی آتہ نسائہ ما اولم علی زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولم بطة"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہیں کیا جو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیا۔ (اس میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بخری کے ساتھ ولیمہ کیا۔" (بخاری 5168 کتاب النکاح باب الولیمہ ولویشة مسلم 1428 کتاب النکاح باب زواج زینب بنت جحش ونزول الحجاب واشبات ولیمہ العرس الوداؤد 3743۔ کتاب الاطعمہ باب فی استجاب الولیمہ عند النکاح ترمذی 3218۔ تفسیر القرآن باب ومن سوة الاحزاب ابن ماجہ 1908۔ کتاب النکاح باب الولیمہ نسائی 3251)

اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

"اولم اجمعی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائیہ یخین من شیخہ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دوہ (تقریباً سو اسیر) جو کے ساتھ کیا۔" (بخاری 5172 کتاب النکاح باب من اولہ بافل من شاة)

اور اس بیوی سے مراد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جیسا کہ مسند احمد کی ایک صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے۔

اور اسی طرح اس کی زیادہ سے زیادہ کی بھی کوئی حد نہیں البتہ مسلمان پر غنا و فقر اور مدعوین کی کثرت و قلت کے لحاظ سے اعتدال واجب ہے اور اسے کھانے میں اسراف (یعنی کھانے کا ضیاع وغیرہ) نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسراف حرام ہے بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یعنی ماؤم فداؤم یقنم عند علی منسیر و نجاؤا وشر لیاؤا لاشر فواللہ لا یحب السرفین ۳۱ ... سورة الاعراف

"اے اولاد آدم علیہ السلام! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور خوب کھاؤ اور پیو اور اسراف (یعنی حد سے تجاوز) مت کرو یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (الاعراف: 31)

(سعودی فتویٰ کمیٹی)
حدامہ عذبی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 281

محدث فتویٰ

